REGD No P-67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کی خیریت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی عمروں میں برکت دے۔ آمین۔

قادیان۔ ۲۳ر نومبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

— جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ مرکز میں مہمان کرام کی خدمت و تواضع اور دیگر امور کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو خیریت سے یہاں لائے اور ان کا غیر حاضری میں ان کے اہل و عیال اور متعلقین کا بہتر حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس پہنچائے۔ اور جلسہ کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان اور بھارت کے احمدیوں کی ذمہ واری

بلا خوف و خطر بیوی بچوں سمیت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تشریف لائیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

جیسا کہ آپ کو علم ہے ہمارے ملک بھارت اور پاکستان کے مابین جنگ کے بعد سے مسلسل کشیدگی کے باعث امسال جلسہ سالانہ قادیان میں پاکستان سے کسی احمدی کی شرکت ممکن نہیں۔ ان حالات میں بھارت کے ہی وہ خوش نصیب احمدی ہیں جنہیں اس سال قادیان کے مقدس اور بابرکت بستی میں جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقعہ حاصل ہے۔ سو ان پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے کہ وہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کریں اور حتی الوسع کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ رہ جائے جس سے کوئی نہ کوئی فرد جلسہ سالانہ میں شرکت نہ کر رہا ہو۔ جس جگہ جماعت تھوڑی تعداد میں ہو اور باوجود پوری کوشش کے اس کے ہر احمدی گھرانے میں سے ایک ایک فرد کا آنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسی ساری جماعت مل کر اپنا ایک نمائندہ بھیجدے تا وہ جلسہ سالانہ قادیان کے بارہ میں اس سال اپنی دہری ذمہ واری سے کسی حد تک عہدہ برآ ہو سکے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ملکی حالات معمول پر آ چکنے کے باعث قادیان تک سفر آمد و رفت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا پریشانی والی صورت باقی نہیں رہی اور اب ہندوستان کے بعض دوسرے علاقوں سے احباب بیوی بچوں سمیت بغیر کسی پریشانی کے سفر کر کے قادیان آ رہے ہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست بیوی بچوں سمیت قادیان آ سکتے ہوں وہ بلا خوف و خطر بیوی بچوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئیں۔ اب بفضل تعالیٰ حالات بہت بہتر ہیں اور ماہ ستمبر میں عارضی طور پر اس علاقہ میں گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت معطل ہونے سے جو روک پیدا ہو گئی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے اور حسب معمول گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت جاری ہو چکی ہے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ پر باہر سے آنے والے دوستوں کی سہولت کے لئے امرتسر اور قادیان کے سٹیشنوں پر باقاعدہ ہماری طرف سے خدام کا انتظام ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں اس موقعہ پر کسی قسم کی پریشانی پیش نہیں آئے گی۔ البتہ سفر کو بہتر رنگ میں گذارنے کے لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنی سیٹیں بک کروانے کی فکر کریں کیونکہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ر دسمبر اب بالکل قریب ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کوشش کی جائے کہ آس پاس کے علاقوں کی جماعتوں کے احباب اکٹھے پروگرام طے کر کے سفر کریں تا ایک دوسرے کی باہمی امداد و تعاون سے سفر بہتر رنگ میں طے ہو سکے۔ اس الٰہی سفر میں اگر کسی دوست کو چنداں تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو اسی خوش بختی سمجھیں کیونکہ جسقدر تکلیف اٹھا کر دوست محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس جلسہ میں شرکت کا اہتمام کریں گے اسیقدر زیادہ فضلوں اور انعامات کے وہ اپنے خدا تعالیٰ کے حضور مستحق ٹھہریں گے۔

ان غیر معمولی حالات میں محض خدا تعالیٰ کی خاطر اس جلسہ میں شمولیت کی جہاں بھارتی احمدیوں پر دوہری ذمہ واری ہے وہاں پر ان کے لئے ان حالات میں یہ امر دوہرے اجر اور ثواب کا بھی موجب ہوگا۔

جلسہ سالانہ کے مقدس اور بابرکت ایام سال میں ایک بار آتے ہیں جن میں خالص اجتماعی دعاؤں اور عبادات کے مواقع میسر آتے ہیں۔ جب خدائی فضلوں کو پانے کے لئے ایک خاص روحانی سماں پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی تاکید و تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس مبارک ہے وہ شخص جو اس موقعہ اور ان حالات میں مرکز سلسلہ میں حاضر ہوتا اور اپنی روح کی صفائی کے سامان کرتا ہے اور اپنے لئے ایسا زاد راہ تیار کرتا ہے جو آخرت میں اس کے کام آئے۔ اور ابدی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جلسہ سالانہ میں تشریف لانیوالے دوست اطلاع دیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اس سال قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ر دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے جو دوست اس جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لا رہے ہوں وہ اپنی تشریف آوری کے متعلق مجھے جلد از جلد اطلاع دیں کہ کس تاریخ کو پہنچ رہے ہیں اور کتنی تعداد میں نیز اگر اہل و عیال ہمراہ ہوں تو بھی اس کا ذکر کیا جائے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء

قدرتِ ثانی کا دوسرا اور تیسرا مظہر

آج سے ۶۰ سال قبل جماعت کو بہت ہی بڑا صدمہ پہنچا تھا جبکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے تھے۔ اُس وقت جماعت کو قائم ہوئے ابھی بمشکل ۱۹ سال ہی ہوئے تھے گویا روحانی پیدائش کے لحاظ سے جماعت احمدیہ ابھی بیج میں سے پھوٹی چھوٹی کونپل کی شکل میں تھی کہ باغباں رخصت ہو گیا۔ اس کونپل کو بڑھنے پروان چڑھنے اور ایک تناور درخت بن جانے کے لئے ابھی لگاتار آبیاری اور خاص نگہداشت کی ضرورت تھی۔ جماعت کی اس کمزور صورتِ حال پر نظر کرتے ہوئے امام الزمان کی جدائی طبائع پر زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن چونکہ یہ حکم خدا کی تقدیر تھی جس کے فعال حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتے اور مومن تو اُس کی رضا پر راضی ہو جایا کرتے ہیں۔ تب وہی قادر و توانا اُن کی دستگیری فرماتا ہے اور خود اُن کے لئے سہارا بن جاتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ حضور کی وفات سے چند سال قبل ہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے بعد میں آنے والے غیر معمولی صدمہ کو ہلکا کرنے کی غرض سے حضور علیہ السلام کو بذریعہ الہام و القاء یہ خبر دے دی کہ کچھ وقت بعد خدائی تقدیر غالب آنے والی ہے۔ اور کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔ بلکہ روحانی جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کے لئے خود ہی سامان مہیا کرے گا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء کے آخر میں الوصیت کے نام سے ایک مختصر رسالہ رقم فرمایا جس کے ابتداء ہی میں روحانی جماعتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ابدی قانون کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ

"جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدائی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا...."

"سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

(الوصیت)

چنانچہ حضور علیہ السلام کی رحلت کے معاً بعد خدا تعالیٰ نے ساری جماعت کو پھر سے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور سب نے بالاتفاق سیدنا حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو بطور خلیفۃ المسیح تسلیم کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح آپؓ کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ لیکن استحکامِ خلافت کا کام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عمل میں آیا جبکہ بعض لوگوں نے انکارِ خلافت کا ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے اولوالعزم بندہ کو اس فتنہ کے کچل دینے اور خلافت کی ضرورت و اہمیت کو بڑی خوبی کے ساتھ جماعت کے ذہن نشین کرنے کی توفیق دی۔ حضورؓ کا ۵۱ سالہ درخشندہ و شاندار دورِ خلافت ساری دنیا کے سامنے ہے ہر شخص بخوبی موازنہ کر کے دیکھ لے کہ خدا تعالیٰ نے کس عجیب طریق قدم قدم پر اپنے برگزیدہ بندے کی تائید و نصرت فرمائی۔ نصف صدی سے زائد طویل عرصہ میں مخالفتوں کے کئی طوفان اُٹھے خطرناک آندھیاں چلیں۔ جماعت پر بڑے زور آور حملے ہوئے۔ مگر کسی بھی مخالف کی مخالفت جماعت کا بال بیکا نہ کر سکی بلکہ اُلٹا یہ سب مخالفتیں جماعت کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے گئیں۔ ہر میدان جماعت کے لئے کامیابیاں اور کامرانیاں اپنے ساتھ لایا اور ہر رات دشمنوں کی ذلت و رسوائی اور اُن کی پسپائی کے سامان کر گئی۔

جماعت احمدیہ اپنے ملک سے نکل کر بیرونجات میں پھیلی ہزاروں سے لاکھوں کی تعداد کو پہنچی۔ جب بھی کوئی مخالفت اُٹھی ماننے والوں کا جذبہ عشق و فدائیت پہلے سے بڑھ گیا۔ اپنے محبوب امام کی آواز پر جان، مال اور وقت و عزت سبھی قسم کی قربانی دینے میں بے نظیر نمونہ پیش کیا۔ سینکڑوں نوجوانوں نے تبلیغ و اشاعتِ دینی کیلئے اپنی قیمتی زندگیاں وقف کر دیں اور دور دراز کے ممالک میں دیوانہ وار نکل کھڑے ہوئے۔ اور آج اُن کے ہاتھوں میں دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل لٹریچر ہے جس سے ہزاروں ہزار مُردے پھر سے زندہ ہو رہے ہیں۔ اور دنیا ایک بہت بڑے روحانی انقلاب کی طرف بڑھ رہی ہے!!

اسی مقدس امامؓ کے ذریعہ مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچی اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق ساتھ ہی خود بھی عالمگیر شہرت پا گیا!! قوموں نے آپ سے برکت پائی اور اب جبکہ آپ کا مفوضہ کام پورا ہو چکا تو حکمتِ الٰہی کے ماتحت آپ اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھائے گئے "وکان امراً مقضیاً" کیسی قابلِ رشک اور کامیاب زندگی آپؓ نے گذاری اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری بلاوا آیا تو اس دنیا سے کوچ کیا۔ مگر اپنے پیچھے نہ مٹنے والے نقوش چھوڑ گئے۔ نیز اپنے خادموں کے دلوں میں اور ان سے زیادہ علم و عرفان کے ذخیرے تفاسیر کی ضخیم جلدوں سے لے کر سینکڑوں تقاریر، خطبات اور ہزاروں مجالس کے ملفوظات کی شکل میں رہتی دنیا تک بطور یادگار رہ گئے۔ اور مطالعہ کنندہ کے لئے روحانی غذا اور ہر مشکل کے وقت کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیں گے۔!!

جس طرح خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنے خاص بندوں کو منتخب فرما لیتا ہے اور اُن کی جدوجہد میں غیر معمولی برکتیں ڈالتا ہے باوجود بڑی بڑی مخالفتوں کے اُنہیں ہر میدان میں کامیاب و کامران فرماتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی نظرِ انتخاب بعض خاندانوں پر بھی پڑ جاتی ہے اس صورت میں اس خوش قسمت خاندان کے ایک سے زیادہ افراد دین کی خدمت بجا لانے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام نامی اور آپ کے خاندان کا اسمِ گرامی اس زمرہ میں سرِ فہرست ہے۔ چنانچہ اسی خدمتِ دینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

"ووصّٰی بها ابراهیم بنیه ویعقوب یٰبنیّ انّ الله اصطفٰی لکم الدین فلا تموتنّ الا وانتم مسلمون (بقرہ ع ۱۶)"

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو جو ابناء فارس ہیں خدمتِ دین کے اہم کام کے لئے چن لیا۔ اور اپنے حبیبؐ کے ذریعہ خبر دی کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل او رجال من ابناء فارس۔ چنانچہ ثریا ستارے پر گیا ہوا ایمان واپس لانے والے

(باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر)

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(کا)

وحی مقدس میں ذکر اور آپ کے سوانح

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

(۱)

الہامات الٰہیہ آیت استخلاف کے وعدہ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الٰہی وعدہ کے مطابق حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ایّدہ اللہ بروح القدس و اعاذہ من کل شر آمین۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہوئی اور قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ اور اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان جماعت پر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نہایت کامیاب و کامران اور سرخرو ہوکر درگاہ الٰہی میں حاضر ہونا حضور کے لئے مبارک امر تھا اور جماعت کے لئے بھی کہ جماعت کا ایمان حق الیقین تک پہنچ چکا تھا کہ حضور کے وجود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں دوسری طرف خلافت ثالثہ کا ظہور میں آنا مبارک امر تھا۔ سو ہر دو مبارک امور کا ذکر پہلے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی ولادت کی پیشگوئی میں ان الفاظ میں آتا ہے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"۔ دوشنبہ (سوموار) ۸ نومبر کو ہی سانحۂ ارتحال واقع ہوا۔ اور اسی روز خلافت ثالثہ کا مبارک وجود ظہور میں آیا۔ صدق اللہ و رسولہٗ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں سے کچھ حصے میں درج کرتا ہوں جو میری سمجھ کے مطابق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کے متعلق ہیں تین امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔ اوّل یہ کہ صاحبِ وحی کو مخاطب کرکے بھی جو باتیں کہی جاتی ہیں ان کے حقیقی مخاطب بعض دفعہ صاحبِ وحی کے پیرو ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظاہری الفاظ میں مخاطب ہیں کہ والدین کی آپ ان کے بڑھاپے میں خدمت کریں۔ حالانکہ حضور صلعم کے والدین اس وقت موجود نہ تھے۔

دوئم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیٹے عطا ہونے کے بعض الہامات ہوئے لیکن ان کے بعد کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ بیٹے سے مراد بیٹوں میں سے کسی کا بیٹا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے یہ ثابت ہے کہ بعض پیشگوئیوں میں حضور سے مراد حضور کے کوئی خلیفہ تھے یا کسی کے متعلق پیشگوئی اس کے بیٹے پر پوری ہوئی تیسرے انبیاء و اولیاء کو اولاد عطا ہونے کی بشارت بھی دی جاتی ہیں۔ جب اس اولاد کا صالح ہونا مقدر ہوتا ہے۔

(۱) خذ و التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ انّا انزلناہ قریبًا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان امر اللہ مفعولًا (تذکرہ ص ۲۷۸۔ تاریخ نزول ۱۸۹۶ء) تین باتیں ظاہر ہیں۔ ایک یہ کہ ابناء الفارس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ ساری نسل مخاطب ہے جن میں سے خاص طور پر ایک کے نزول وانزال بالحق کا ذکر بھی ہے۔ دوسری یہ کہ نزول وانزال میں خاص حکم الٰہی سے کسی کے ظہور میں آنے اور کسی اعلےٰ روحانی منصب پر قائم ہونے کا مفہوم داخل ہے تیسرے قادیان سے قریب اتارنے کا ذکر ہے اور ربوہ مبارکہ ظاہری مسافت کے لحاظ سے بھی صرف چند گھنٹوں کا سفر ہے ہمسایہ ملک کا حصہ ہونے کی وجہ سے بھی قریب ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تربیت و اعلائے کلمۃ اللہ اور قیامگاہ خلافت بننے سے وہ اپنی مرکزیت میں معنوی رنگ میں قادیان کے قریب و مثیل ہے۔ سو یہاں بتایا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی سے یوں مقدر تھا کہ گویا ایک خلیفہ وہاں انتقال فرمائیں اور دوسرے خلیفہ وہاں حق کے ساتھ نزول فرما ہوں دو دفعہ بیان کیا ہے کہ ہم نے حق کے ساتھ اسے نازل کیا ہے۔ اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ اس میں اسکانی وسوسہ کا ازالہ ہے کہ قادیان تو دائمی تختگاہ رسول ہے پھر خلیفہ کی قیامگاہ اس سے باہر کیوں ہے اور کیوں انتخاب بھی قادیان سے باہر ہوا ہے بتایا کہ یہ وسوسہ باطل ہے ہم نے تختگاہِ رسول کے ظلی و مثیل میں جو گویا معنوی رنگ میں قادیان کی برکات و انوار میں قرب رکھتا ہے۔ نیا خلیفہ نازل کرنے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ اور اس امر میں خاص دستِ قدرت کارفرما ہے کہ قادیان اور قادیان کے ملک ہندوستان کے کسی باشندہ کے لئے بھی خلافت کو منتخب کرنے والی شوریٰ میں شمولیت ممکن نہ ہوئی۔ اور جو آولین ابن فارس قادیان کے قریب خاص روحانی منصب پر فائز ہوں وہی اس الہام کے مصداق ہیں گویا یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ پر منطبق ہوتا ہے۔

(۲) لنحیینّک حیٰوۃ طیّبۃ۔ ثمانین حولًا او قریبًا من ذالک۔ وترٰی نسلًا بعیدًا۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السّماء۔ یعنی ہم تجھے پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے اسّی برس یا اس کے قریب قریب۔ یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی اور غلبہ کا مظہر گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ (الہام ۱۹۰۰ء۔ تذکرہ ص ۴۰۱) گویا آپ کے ہاں نسل بعید میں سے ایک مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کے ظہور کی پیشگوئی ہے چونکہ مخاطب آپ ہیں لیکن [illegible] مراد بھی جبکہ [illegible] ہے یہ امر زیادہ واضح ہوتا ہے کوئی بیٹا بھی یا پوتا جو حضور کی زندگی میں پیدا ہوا ہو زندہ نہیں رہا۔ اور خلافتِ ثالثہ کے انتخاب سے آیت استخلاف پھر ایک بار پوری ہوئی اور قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ الٰہی بھی گویا اللہ تعالےٰ قلوبِ مؤمنین پر نازل ہوا۔ اور حق و صداقت اس انتخاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ظہور میں آشکارا ہوئی۔

(۳) ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کا الہام "یا قمر یا شمس۔ انت منّی وانا منک انّا نبشّرک بغلام نافلۃ لک نافلۃ من عندی"۔ (تذکرہ ۵۸۲) اس میں ایک خاص پوتے کی بشارت دی گئی ہے۔ اور پوتے کی خبر کو ان الفاظ میں دہرایا ہے کہ نافلۃ من عندی کہ پوتا میری طرف ... ہوگا۔ ان الفاظ میں ایک پوتے کو خاص روحانی مقام عطا ہونے کی بشارت دی ہے۔

(۴) مارچ ۱۹۰۶ء "انّا نبشّرک بغلام نافلۃ لک"

فرمایا: "ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔ یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو"۔ (ص ۵۹۹ و ۶۰۰)

(۵) ۱۹۰۶ء "انّا نبشّرک بغلام مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ انّا نبشّرک بغلام نافلۃ لک۔ سبحٰنک اللہ درانک وعلمک مالم تعلم۔ انّہ کریم تمشّی امامک وعادیٰ من عادیٰ۔ وقالوا ان ھٰذا الّا اختلاق۔ الم تعلم انّ اللہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔ یلقی الرّوح علیٰ من یشآء من عبادہٖ (تذکرہ ۶۴۶ و ۶۴۷)

ترجمہ۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق اور بلندی کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرا پوتا ہوگا۔ خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے مرا؟ فقت کی اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور وہ (دشمن) کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔

اس الہام کے بعد حضور کو بیٹا عطا نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً مراد پوتا تھا جیسا خود الہام نے آگے پوتا عطا ہونے کا ذکر کرکے اس حقیقت کا انکشاف کر دیا ہے۔ گویا یہ پوتا مظہر الحق والعلاء۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کا قائم مقام گویا اسی طرح "پاک شکل اور پاک خو" ہوگا۔

(۶) ۷ نومبر ۱۹۰۷ء "ساھب لک غلامًا زکیًا۔ ربّ ھب لی ذرّیّۃ طیّبۃ۔ انّا نبشّرک بغلام اسمہٗ یحیٰی"۔ ... (ترجمہ) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا" (تذکرہ ص ۷۳۸ و ۷۳۹)

یہ وحی بھی آپ پر منطبق ہوتی ہے

وجہ یہ (۱) حضور کو ایک بیٹے کی ولادت کی خبر ملی جو بمنزلہ صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم ہوگا۔ اور ہم اس وحی کو اس وحی کے ساتھ

ملاکر پڑھیں جس میں بیٹے کی ولادت کی تشریح اسی رنگ کے الہام میں پوتے سے ہوئی ہے تو ان سارے الہامات کی تعبیر متعین ہو جاتی ہے۔ ذیل کی آٹھ رؤیا وغیرہ میں صاحبزادہ مبارک احمد صاحب سے مراد ان کے مثیل موعود مبشر ہوتا ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی پرورش و تربیت حضرت ام المومنین رض نے فرمائی تھی۔ اس طرح بھی آپ بمنزلہ اولاد کے ہو گئے تھے۔ اور اس میں کسی تصنّع کو دخل نہ تھا۔

(۷) ۷ اپریل ۱۹۰۳ء "دیکھا کہ میں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں۔ اور مبارک احمد کو میں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے جیسے دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے۔ مگر آسانی سے اتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ و بال بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے گیروے رنگ کے ہیں۔ مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمشیرہ ہے۔" (تذکرہ ص ۴۸۴ و ۴۸۵)

مراد کہ مثیل مبارک گود میں گویا بحفاظت ہجرت کر جائیں گے (جیسے ۱۹۴۷ء میں ہوا) مسجد موعود یعنی جماعت جس کا ان کو دیا جانے کا وعدہ ہے وہ ہجرت کر کے پہنچ جائیں گے۔ عورت قوت متاثرہ والی ہوتی ہے اور تابع مراد جماعت ہے جو خلافت کے تابع ہوتی ہے۔ گویا (سفید رنگ کی) جماعت صالحین جس کی ہجرت کی عمر اٹھارہ سال ہو چکی ہوگی ان کی تابع کر دی جائے گی۔

(۸) ۸ جولائی ۱۹۰۳ء "جاءک الفتح۔ ثم جاءک الفتح۔ (ترجمہ تیرے پاس فتح آئی پھر تیرے پاس فتح آئی۔ ناقل) پھر میں نے دیکھا کہ مبارک کو بہت سرخ پگڑی پہنائی گئی ہے۔" (تذکرہ۔ ص ۴۸۶)

گویا مثیل مبارک کو دستار فضیلت عطا ہوگی اور ان کے زمانہ میں مزید فتوحات روحانیہ ہونگی۔ چونکہ یہ بات صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم پر منطبق نہیں ہوئی۔ اس لئے لازماً مثیل سے متعلق ہے۔

(۹) نومبر ۱۹۰۴ء "(۱) رؤیا حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ (رضی اللہ عنہ) حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ اس کی تلاش کر رہے ہیں تب حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔

(۲)۔ غلام نادر آئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ ردّ اللہ الیّ۔

(۳)۔ رؤیا۔ اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ۔" (تذکرہ ص ۵۲۲ و ۵۲۳)

صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات سے گم ہو جانے کے بعد "ینزل منزل المبارک" والے مبارک کے موجود ہونے پر سجدات شکر بجا لائے گئے۔ جیسے اب جماعت بجا لائی "سید قادر" خدا کا غلام آیا اور حضرت مسیح موعود کا گھر پھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ اور خلافت کو بھی اور مبارک احمد کو بھی اللہ تعالےٰ اپس لے آیا (ردّ اللہ الیّ) اور کثرت کنجیوں سے یہ مراد ہے کہ اس مبارک وجود کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کثیر مشکلات کو حل فرمائے گا۔

(۱۰) ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ دیکھا کہ ایک شخص مسمّٰی خیر میت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دور ہے۔ اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں۔ اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے۔ اور خیال آیا کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے۔ ایک طرف باقی ہے اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں۔ ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے۔" (تذکرہ ص ۵۷۱)

اس رنگ میں یہ امر ظہور پذیر نہیں ہوا۔ اس لئے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ قادیان اور مثیل مبارک کے درمیان بہت بھاری روک حائل ہوگی۔ جو بعد میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دور ہو جائے گی اور قادیان اس طرف ہوگا جہاں ہندو بھی ہوں گے۔

(۱۱) ۹ فروری ۱۹۰۷ء۔

اٌ۔ "اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اس میں ایک سانپ ہے اور پھر اب خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی۔ اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف کچھ نکلنے لگے تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے۔ اور اس کی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آیا اور میں اس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا۔ میں نے

. . . .

. . . . اس اژدہا کی اس چاقو سے کاٹ دی۔ بہت آسانی سے کٹ گئی۔ جیسے مُولی یا گاجر اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا۔ اور اس سے بڑی بدبو آئی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا۔ اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے۔ جب قریب پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں۔ مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہوا:۔

(۲)۔ العید الآخر تنال منہ فتحاً عظیما (ترجمہ۔ ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ ناقل)

(۳) زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے" (تذکرہ ص ۶۸۹ و ۶۹۰)

یہ بھی بظاہر الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی اس لئے مثیل مبارک پر منطبق ہوگی۔ کہ ان کو اعداء سے واسطہ پڑے گا جن کے دو حصے ہو چکے ہونگے ایک چھوٹا اور ایک بڑا۔ ہر دو کے شر سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے گا اور صوبہ مذکورہ میں احمدیت کے حق میں ایسی فضا پیدا ہو جائے گی جو گویا فتح عظیم کے رنگ میں عید کا حکم رکھتی ہوگی۔ گویا اس سے پہلے ایک عید ہو چکی ہوگی۔ اور یہ وہی عید ہے جس کا دوسری جگہ ذکر ہے "ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت"

پتی ہے اور یہ پہلی عید مثیل مبارک جب کہ خلافت پر متمکن ہونے کی ہے اور مثیل مبارک کا قادیان سے سفر کرتے وقت دو عدد پل بنے ہوئے تھے ان سے مبارک رنگ میں لوٹ کر عید ہونے کا وعدہ ہے۔

(۱۲) ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء "پھر دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں۔ اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اسکی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ میرزا غلام قادر مرحوم بھی جو میرے بھائی ہیں میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میرے ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اڑ گیا۔ مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا۔ اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور مسجد میں بھی کروڑہا زنبور ہیں۔ مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں۔" (تذکرہ ص ۷۰۷)

گویا بوقت ہجرت قادر خدا کی معیت میں زنبور رُوا عداء ہے جو کثیر تعداد میں ہوں گے بحفاظت مثیل مبارک۔ ان کی والدہ ماجدہ اور مثیل مسیح موعود مسجد یعنی جماعت کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اور کروڑہا زنبوروں کے شر سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے گا

(۱۳) ستمبر ۱۹۰۶ء "خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے۔ تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔" (تذکرہ ص ۷۲۸)

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی وفات کے بعد ایک اور لڑکے یعنی پوتے کی ولادت کی خوشخبری ہے۔

(۱۴) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ "اریک ماتُریک (ترجمہ) میں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور بعض باتیں دکھاؤں گا جن سے تو خوش ہوگا۔ ناقل)

۲۔ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔

۳۔ رُدَّ الیہا روحہا وریحانہا (یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔ (اس الہام کے بعد ساڑھے چوالیس سال تک زندہ رہیں۔ ناقل)

۴۔ ما ماتوینّ احدٌ منہم۔ اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آئے (ترین کے اس جگہ یہی معنی ہیں)

(۵) انا نبشرک بغلام حلیم (ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ناقل)

(۶) ینزل منزل المبارک (ترجمہ صاحبزادہ مبارک احمد کی جگہ پر نازل ہوگا۔ ناقل)

(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

(۸) ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون (ترجمہ۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیک عمل کرتے ہیں۔ ناقل)

(۹) فرمایا بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جب کہ بعض

قادیان میں ایک تبلیغی جلسہ

جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ اور ایمان افروز تبلیغی حالات

رپورٹ مرتبہ مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

نظارت تعلیم کی طرف سے منعقدہ جلسہ میں جو ۱۲ر نومبر کو بعد عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال ہوا۔ محترم عبد الستار صاحب سوکیا نے ماریشس کے تبلیغی حالات بیان کئے۔ صاحب صدر اور محترم مقرر کی انگریزی تقاریر کا ترجمہ آخر پر خاکسار ملک صلاح الدین (ایم۔ اے) نے حاضرین کو سنایا۔

صدر جلسہ کی تعارفی تقریر

جناب صدر صاحب نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ پانچ سال سے جماعت احمدیہ ماریشس کے صدر ہیں۔ آپ کا خاندان جماعت میں معروف ہے اور اس جماعت کے متعدد افراد قادیان کی زیارت کر چکے ہیں۔ آپ کے فرزند شمشیر سوکیا صاحب نے ملازمت ترک کر کے زندگی وقف کی اور اب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم محترم عبد الستار صاحب کا ان کی اولین زیارت قادیان پر خوش آمدید کہتے اور ان کی خوش بختی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ان حالات میں بھی اس کا موقعہ ملا جبکہ دیگر ممالک کے ہزاروں ہزار احمدی زیارت کے لئے تڑپتے ہیں لیکن محروم ہیں۔ بے شک دنیوی نقطہ نگاہ سے قادیان کی کوئی اہمیت نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے وقت تو قادیان اپنے صوبہ پنجاب میں بھی معروف نہ تھا۔ اللہ کا حضور سے وعدہ تھا کہ میں زمین کے کناروں تک آپ کو شہرت دوں گا۔ حضور کی زندگی میں یہ بشارت پوری ہوئی اور بعد میں بھی بار بار پوری ہوتی رہی۔ اور اب محترم سوکیا صاحب کی آمد سے پھر ایک دفعہ پوری ہوئی ہے۔ آپ سے تقریر کرنے کی درخواست کرنے سے قبل میں اس جماعت سے ذاتی تعلق کا ذکر کرتا ہوں جو وہاں کے احباب سے ملاقات کے وقت فوراً میرے دماغ میں مستحضر ہو جاتا ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کی شیریں یاد میرے دماغ میں تازہ ہے۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ماریشسی احباب محترم عظیم سلطان غوث صاحب صدر جماعت۔ محترم عبد الرحیم سوکیا صاحب۔ محترم احمد یداللہ صاحب اور محترم عباس سلطان غوث صاحب اور مجھے اپنے ہاں دعوت طعام پر مدعو کیا۔ دیگر مدعوین حضور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضور کے خاندان کے بعض اور افراد تھے۔ ہم حضور کے پاس پہنچے تو حضور نے محترم عظیم سلطان غوث کو مخاطب کر کے یہ الفاظ فرمائے کہ "آپ کے ملک میں بریانی مشہور کی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کے لئے بریانی بنوائی ہے"۔ افسوس کہ حضور پر نور اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار چکے ہیں۔ اور ہمارے معزز مہمان اپنے سابق پروگرام کے مطابق حضور سے ملاقات نہ کر سکیں گے لیکن ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

جناب عبد الستار صاحب سوکیا آف ماریشس کی پر از معلومات تقریر

ماریشس سے قادیان تک

جناب عبد الستار صاحب سوکیا نے فرمایا:۔

صاحب صدر اور درویشان کرام! میں آپ سب کو جماعت ماریشس کا سلام پہنچاتا ہوں۔ محترم صدر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے بیان سے مسرت حاصل ہوئی ہے۔ ماریشس سے روانگی سے قبل میں نے حضور کی خدمت میں اپنے سفر کا پروگرام تحریر کیا تھا کہ پہلے میں قادیان آؤں گا اور پھر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو حضور کی زیارت کروں گا اور پھر وہاں سے حج پر روانہ ہوں گا۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ رسالہ سن رائز میں ۱۹۴۹ء کے جوبلی نمبر کے لئے میں نے اپنے مضمون میں تحریر کیا تھا (جو بعد میں کسی ایشو میں شائع ہوا) کہ مجھے حضور کی ملاقات کی خواہش ہے۔ میں ایسے الفاظ نہیں پاتا کہ جن سے میں اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کروں جو اپنی اہلیہ اور بچی سمیت ۸ر نومبر کو امرتسر پہنچ جانے پر پیدا ہوئی۔ قادیان جلد پہنچنے کے لئے میرا دل بے حد تڑپ رہا تھا۔ قادیان کے متعلق ایسے ہی گہرے جذبات ماریشس کے تمام احمدیوں کے ہیں۔ ان کے لئے قادیان ہندوستان ہے اور ہندوستان قادیان ہے۔ پونے پانچ بجے شام جب ہم قادیان پہنچے تو میں بے حد مسرور ہوا۔

حضورؓ کے وصال کا صدمہ

لیکن صد افسوس کہ یہاں پہنچتے ہی حضور انور کے وصال کی اندوہناک خبر ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جب میں پہلی بار بیت الدعا میں گیا تو وفور جذبات سے اسقدر مغلوب ہوا کہ میں پانچ منٹ تک کوئی دعا نہ کر سکا۔ اور میرے آنسو بے تحاشہ رواں دواں تھے۔ پھر میں نے قادیان کی زیارت کی توفیق پانے پر صمیم قلب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

درویشان قادیان کی عبادت گذاری

ماریشس کے حالات بیان کرنے سے پہلے میں بعض ابتدائی باتیں بیان کرتا ہوں۔ میں دور کے جزیرہ کا ایک بے حیثیت فرد ہوں مجھے آپ احباب سے ملاقات کی وجہ سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ مجھے مسجد مبارک میں تہجد ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں ہر روز بہت ابتداء میں یہ خیال کر کے آتا رہا کہ میں سب سے پہلے آیا ہوں۔ لیکن ہمیشہ بعض نہایت بوڑھے اور ضعیف افراد کو نوافل میں مصروف پایا۔ ایسے ضعیف افراد کو ڈاکٹر انہیں دیکھ کر بھی گو ایسی مشقت کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ انہیں دل کے عارضہ کا خطرہ ہے۔ اس لئے گرم بستر میں آرام کرنا چاہیئے۔ آج بھی میں بہت جلد آیا۔ سمجھا کہ مسجد مبارک کے دروازے بند ہیں۔ میں نے آج تو تہجد میں مسابقت کی توفیق پائی ہے۔ لیکن بیت الدعا میں پہنچی تو ایک ضعیف اور نابینا میاں خیر الدین صاحب کو تہجد پڑھتے پایا اور سمجھا کہ مسابقت کے یہ بجا طور پر مستحق ہیں۔

احمدیت کا نور جزیرہ ماریشس میں

جزیرہ ماریشس کی جو تمیس میل لمبا اور چوڑا ہے آبادی ساڑھے چھ لاکھ ہے جن میں ساڑھے تین لاکھ ہندو، اڑھائی لاکھ عیسائی اور ایک لاکھ مسلمان ہیں۔ ... ہندو ... مسلمان ... اصل کے تھوڑے لوگ جیسے ہزار ہیں۔ محترم نور محمد نوریا صاحبؓ مرحوم ساکن روز ہل (ماریشس) نے جو ماریشس کے اول المومنین تھے اور اولین صدر جماعت مقرر ہوئے تھے۔ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر پڑھا اور دل سے احمدیت قبول کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ کوئی مبلغ وہاں بھجوائیں۔ حضور نے کمال شفقت سے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کو بطور داعی مبلغ بھجوایا۔ آپ سیلون سے ہوتے ہوئے ماریشس تشریف لائے۔ آپ کے ورود سے قبل ایک بہت با اثر مسلمان گورا اسحٰق نے جو پورٹ لوئیس کے ڈپٹی میئر تھے حکام کو توجہ دلائی کہ آپ کو جزیرہ میں اترنے نہ دیا جائے۔ لیکن حضرت صوفی صاحبؓ اس بارہ میں کسی کی پرواہ کئے بغیر اتر پڑے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت نمائی تھی کہ جب سالہا سال بعد آپ نے قادیان واپس ہونا تھا تو آپ سے دو دن پہلے اللہ تعالیٰ نے اس معاند کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جسے آپ کی واپسی کے متعلق تمنا کو اس رنگ میں بھی وہ نہ دیکھ سکے۔ ... نامرگ اسنے مخالفت کی اور سپریم کورٹ والے مقدمہ میں اس نے جماعت کے خلاف مدد دی تھی۔ آپ روزہل کی ایک مسجد میں گئے تو غیر احمدی احباب کی درخواست پر آپ وہاں امامت کرانے لگے لیکن جب یہ لوگ مسائل احمدیت سے واقف ہوئے تو مسجد آپ کے پاس چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ احمدیہ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں رہی۔ کچھ عرصہ بعد غیر احمدیوں نے جماعت پر مقدمہ دائر کر دیا۔ جب یہ فیصلہ ہوا کہ پہلے غیر احمدی امام کی امامت میں اس مسجد میں نماز ہونی چاہیئے سپریم کورٹ میں حضرت مولوی

بڑا کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے۔ اور کس کا محل ہے"۔ (تذکرہ ص ۷۳۲ و ۷۳۳)

اس وحی میں ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دوبارہ دی گئی ہے۔ بتایا گیا کہ وہ علیم ہوگا۔ اور صاحبزادہ مبارک احمدؓ کی بجگہ نازل ہوگا۔ وہ قوم کا ساقی بنے گا اور اس کی آمد قوم کی راحت ہوگی جو ساقی بنیگا مبارک عید ہوگی اور اس عید کا ظہور ایک موت سے وابستہ ہے۔ اور اس موت کے وقت مومنوں کے تقویٰ کا دنیوی خلافت کے تسلیم کی وجہ سے اظہار ہوگا۔

(باقی آئندہ)

صاحب ... احمدیت پر بالاستیعاب روشنی ڈالی۔ اس طرح احمدیت لوگوں پر خوب واضح ہوئی۔ فیصلہ سپریم کورٹ کا یہ تھا کہ احمدی بھی مسلمان ہیں لیکن اس خاطر کہ فتنہ پیدا نہ ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس مسجد میں احمدی افراد کو اپنے امام کی امامت میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس پر اس مقدمہ والی سنی جماعت کی مسجد سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر چار سڑکوں کے مقام التقاء پر نہایت بامرقعہ قطعہ اراضی جماعت نے حضرت صوفی صاحب کی تحریک پر خرید لی اور ۱۹۲۰ء میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی جس کا نام آپ نے دار السلام رکھا۔ آپ کے مباحثات سے ایک کثیر تعداد نے احمدیت قبول کی۔ اور جماعت کی تعداد روز افزوں ہے۔

آپ کے زمانہ سے اب تک یہ طریق جاری ہے کہ تمام جماعت عیدین کو دوپہر کا کھانا اجتماعی طور پر مسجد میں تناول کرتی ہے۔ آپ کے نائب کے طور پر حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ وہاں بھجوائے گئے تھے۔ جو مباحثات میں حوالہ جات وغیرہ نکال کر دینے میں آپ کی امداد کرتے تھے۔ بمقام سینٹ پیئر دفن رہے۔ اور حضرت صوفی صاحب ہیں تھے کہ آپ نے بمقام پائی پورٹ وفات پائی (لوئیس) میں یہ بزرگ مدفون ہے۔

ان کے اہل وعیال کو لانے کے لئے ان کے والد ماجد حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی ماریشس تشریف لائے۔ آپ بھی اپنے عرصہ قیام قریباً دو ماہ میں وہاں اردو میں تقریریں کرتے رہے۔ میری آنکھیں مسجد دار السلام میں ایسے دو جلسوں کے متعلق عجیب تائید الٰہی کی شاہد ہیں کہ آپ نے اپنی تقریروں میں جو بھی آیت قرآنیہ پڑھی۔ ساتھ ہی قرآن مجید کھول کر لوگوں کو بتا دی کہ یہاں یہ آیت ہے۔ آپ نے ورق گردانی نہیں کی بلکہ ہر دفعہ قرآن مجید کھولتے ہی اس آیت والا صفحہ نکل آتا۔ ایک تقریر کے متعلق مجھے یاد ہے کہ اس میں غیر احمدیوں کی ایک کثیر تعداد شریک تھی۔ اور ان غیر احمدی افراد نے تقریر سے زیر مسرت کے باعث آپ کو نذرانے دیئے۔

حضرت صوفی صاحب کی جگہ حضرت حافظ جمال احمد صاحب وہاں تشریف لائے۔ اس وقت وہاں تحریک شدھی زوروں پر تھی اور غیر احمدی حیران تھے کہ اس تحریک کا مقابلہ کیسے کیا جا سکے۔ اور وہ محسوس ہوئے کہ آپ کی امداد کے حصول کی درخواست کریں۔ آپ سنسکرت پر بہ سہولت سے خوب واقف تھے اور ہنود کے دیگر مسائل سے بھی اور مباحثات میں ماہر تھے۔ چنانچہ غیر احمدی احباب کی درخواست پر آپ نے ہندو مذاہب کے متعلق بہت سی تقریریں کیں۔ جن سے غیر احمدی بہت متاثر ہوئے۔ حتیٰ کہ ایک ایسے جلسہ میں ایک غیر احمدی مولوی عبد الرشید نواب صاحب نے آپ کا گلاس بھر کر بچا ہوا پانی پیا جس کا غیر احمدیوں اور غیر مسلموں پر بہت اثر ہوا۔ ایک پیر مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی قادری میرٹھ کے لڑکے شاہ احمد نورانی صاحب کراچی میں اُن کے خلیفہ ہیں

احمدیت کی مخالفت کی۔ اور ریڈیو پر جوابات نشر کئے گئے۔ گویا حضرت حافظ صاحبؓ کے عہد سے ریڈیو پر احمدیت کے متعلق نشریات ہونے لگیں۔ میرے لئے باعث فخر ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ نہایت قریب رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ سلطنت پمپلموس قبرستان کے اس قطعہ میں مدفون ہیں جو جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص ہے

پھر حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ کے فرزند محترم مولوی بشیر الدین صاحب وہاں بھجوائے گئے۔ آپ کے زمانہ میں چندہ کے لحاظ سے خوب تنظیم ہوئی اور اس میں بہت اضافہ ہوا۔ حضرت صوفی صاحبؓ کے زمانہ میں ہمارا سالانہ چندہ ڈیڑھ ہزار روپیہ اور حضرت حافظ صاحبؓ کے زمانہ میں دو ہزار روپیہ تھا اور محترم مولوی صاحب کے زمانہ میں پانچ ہزار روپیہ ہو گیا۔ لیکن افسوس اس وقت بعض فتنہ انگیز افراد نے اپنی بدقسمتی سے ایک فتنہ پیدا کر کے علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر وہاں آئے۔ آپ بہت پُرجوش تھے۔ اور آپ کی قیادت میں جماعت اس فتنہ کو کچلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور جماعت کو مسجد اور تمام جائیداد کا قبضہ مل گیا اب ہم جنرل اسمبلی میں ایک بل پیش کر کے یہ قانون بنوانا چاہتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی تمام جائیداد حضرت خلیفۃ المسیح کی ہے گویا ان کے احکام کے تابع ہے۔

محترم مولانا بشیر صاحب کی واپسی کے بعد محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر وہاں تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ مقدمہ جیت کر یا قانونی فتح حاصل کر چکی تھی۔ جو دراصل خلافت سے وابستہ جماعت کی فتح تھی۔ یہ تجویز ہوئی کہ جماعت اس امر کی یادگار قائم کرے۔ چنانچہ خلافت میموریل فنڈ کے نام سے دو ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور

مسجد دار السلام کی نئی عالیشان عمارت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے اجازت حاصل کر کے مسجد دار السلام کی پرانی عمارت کی جگہ نئی عمارت تعمیر کی گئی۔ جس کے لئے بغیر سود کے دس ہزار روپیہ ایک بنک سے قرض بھی حاصل کیا۔ کل خرچ کوئی ایک لاکھ روپیہ ہونا چاہیئے تھا جس میں سے کم و بیش نصف لاکھ روپیہ کی بچت وقار عمل کے ذریعہ کام کر کے کی گئی ...

... انصار، خدام و اطفال حتیٰ کہ خواتین نے بھی وقار عمل میں حصہ لیا۔ کنکریٹ سے جو چھت ۴۴×۴۲ فٹ کی پانچ انچ موٹی تیار کرنی تھی۔ اٹھارہ گھنٹے مسلسل وقار عمل کے ذریعہ بغیر ایک منٹ سونے کے احباب نے اس کام کی تکمیل کر کے غیر از جماعت کو حیران کر دیا۔ یقیناً یہ اللہ اور رسولؐ اور خلافت پر ایمان کا ایک معجزہ نما کارنامہ تھا۔ جو اس کے بغیر قطعاً ناممکن الوقوع تھا۔ غیر احمدی تعجب کرتے ہیں کہ اس مٹھی بھر جماعت کے لئے ایسی شاندار مسجد کا تعمیر کر لینا کیونکر ممکن ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ غریب سے غریب احمدی بھی ظاہراً اپنی مقدور سے بڑھ کر جذبۂ قربانی سے معمور ہو کر چندہ دیتا ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے۔ اور یہ دیکھ کر ہمارے قلوب اس یقین سے پُر ہیں کہ احمدیت دنیا پر غالب آ کر رہے گی۔

جماعت کی چھ مساجد

اس وقت ہماری ذیل کی چھ مساجد ہیں:-

(۱) بمقام روز ہل مسجد دار السلام جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

(۲) بمقام فونکس مسجد فضل۔ جو سبحان اینڈ کمپنی نے کلیتہً اپنا خرچ سے چالیس ہزار روپیہ کے صرفہ سے تعمیر کرائی۔

(۳) بمقام سینٹ پیئر مسجد رضوان۔ جس پر پندرہ ہزار روپے صرف ہوئے۔

(۴) بمقام مونٹاگنی بلانش مسجد مبارک جو پندرہ ہزار روپے کے صرفہ سے تعمیر ہوئی۔

(۵ و ۶) بمقام پائی اور پورٹ لوئیس مسجد نور اور بمقام تریولی مسجد محمود۔

ہر دو مساجد دو دو ہزار روپیہ سے تعمیر ہوئیں۔

جماعت ماریشس کا سالانہ بجٹ

محترم مولانا منیر صاحب کی واپسی کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر بھجوائے گئے۔ اس وقت ہمارا سالانہ چندہ پچیس ہزار روپیہ ہے جبکہ ہماری جماعت کی تعداد بشمول مرد و زن اور اطفال دو ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے مسجد ڈنمارک کے لئے دو ہزار روپیہ چندہ دیا۔ خدام ہر اتوار کو بیس پچیس روپے کا سلسلہ کا لٹریچر فروخت کرتے ہیں۔ تعمیر مسجد دار السلام کے وقت ہمارا سالانہ بجٹ پونے لاکھ سے ایک لاکھ روپیہ تک ہو گیا تھا۔

اشاعت لٹریچر کا پروگرام

ہمارا پروگرام یہ ہے کہ ہر سال ایک دو تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کی جائیں۔ مسیح ہندوستان میں۔ کشتی نوح اور ایک جلد میں پیغام صلح اور الوصیت وغیرہ پانچ کتب ان سب کے فرانسیسی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ چشمۂ معرفت کا فرانسیسی ترجمہ مکمل ہو چکا تھا۔ اس وقت تک طبع ہو چکا ہوگا۔ ہماری تمام مطبوعات کے سرورق منارۃ المسیح کی تصویر سے مزین ہوتے ہیں۔ ۱۹۶۱ء سے ایک پندرہ روزہ رسالہ Le message فرانسیسی زبان میں شائع ہو رہا ہے نیز مندرجہ ذیل کتب بھی شائع ہو چکی ہیں:-

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تالیف احمدیہ موومنٹ کا فرانسیسی ترجمہ۔

(۲) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے کتابچہ Where did Jesus die کا فرانسیسی ترجمہ

(۳) محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر کی کتاب Ahmadies are muslims انگریزی اور فرانسیسی میں۔

(۴ تا ۶) مولانا صاحب موصوف کی تین تصانیف بابت وفات عیسیٰؑ۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق فرانسیسی میں۔ شاہ احمد نورانی صاحب پیر کے دعوت مقابلہ پر مولانا صاحب نے یہ کتب تالیف کی تھیں۔

فرانسیسی ترجمۃ القرآن

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید ہمیں نظر ثانی کے لیے آیا تھا چنانچہ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر، احمد حسین صاحب سوکیا۔ حاجی احمد یداللہ بھنو صاحب اور مجھ پر مشتمل بورڈ نے آٹھ ماہ تک روزانہ دو گھنٹے صرف کر کے اس کام کو مکمل کر کے دوبارہ ٹائپ کرا کے وکالت کی خدمت میں بھجوا دیا ہے۔ اور جماعت نے اپنی خواہش کا اظہار بھی کر دیا ہے۔ کہ ہمیں اس کی اشاعت کا موقعہ دیا جائے۔ وکالت نے بتایا ہے کہ اس کے لئے مختصر نوٹ بھی تیار کئے جائیں گے۔

(باقی صفحہ نمبر ۱۱)

احبابِ جماعت نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سنی!

جماعت احمدیہ کلکتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تشویشناک علالت کی خبر اچانک پہلے حیدر آباد سے ۴ر اکتوبر کو پھر رنگون و قادیان سے بذریعہ ٹیلیگرام ملا۔

دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ اچانک ۸ر نومبر کو دوپہر سے پہلے کلکتہ کی جماعت نے اپنے نہایت ہی شفیق و محبوب آقا و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سنی۔ ہمارے دل ایسی خبر کو سننے کے لئے تیار نہ تھے اور نہ ہی ہم اپنے اندر اتنی سکت پاتے تھے کہ اس جانگاہ خبر کو سن کر ضبط و تحمل سے کام لیں لیکن تقدیر الٰہی کے آگے بشر کی مجبوریاں ظاہر ہیں۔

نمازِ مغرب میں جماعت کے تمام افراد موجود تھے۔ بعد نماز مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت کو مخاطب فرمایا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عظیم کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے اسلام و احمدیت کو ایسی ٹھوس بنیادوں پر قائم کر دیا ہے کہ کل کا مورخ آپ کے ان کارناموں کا ذکر کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ فرمایا آپ کی پاکیزہ و فعال زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ خلق و توسیع دین کے لئے وقف رہا۔ دنیا آپ کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ مزید فرمایا کہ خلافت ایک نعمت عظمیٰ ہے جو ہمیں ورثہ میں ملی ہے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمام ٹھوکروں سے بچایا ہے اور ایک صحیح و صالح انسان کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا ہے۔

۹ر نومبر کی صبح کو اطلاع ملی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ نماز ظہر سے پہلے ہی تمام احباب جماعت مسجد احمدیہ میں جمع ہو گئے۔ بعد نماز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ ہماری زبان جس وجود کی صحتیابی و درازیٔ عمر کی دعائیں کرنے کی عادی تھی۔ آج اس کی مغفرت کے لئے دعا کرنے میں تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ نماز کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت کے سامنے مختصر سی ایک تقریر فرمائی۔ آپ نے شکستہ آواز میں ان تمام دوستوں کو صبر کی تلقین کی جو زار و قطار رو رہے تھے فرمایا کہ اب ہم اپنے بچھڑے ہوئے محبوب آقا کے لئے ہمیشہ مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ آج سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے روحانی امام اور دینی پیشوا ہیں۔ اب جماعت کی ترقی و نجات آپ کی کامل اطاعت میں ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد جماعت کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس کو احباب نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ جس کی نقول مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان، مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان اور مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کو علیحدہ ارسال کی جا چکی ہیں۔ تمام موجود دوستوں نے اپنے پیارے نو منتخب خلیفہ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کے لئے فارم پر اپنے دستخط ثبت کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور ان کے مقاصدِ دینیہ میں کامیابی کی دعائیں کرتے ہوئے واپس گئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار نور عالم احمدی ایم۔ اے

جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اچانک تشویشناک علالت کی جو اطلاع سیلون مشن کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوئی۔

اس تار کی وصولی کے ساتھ ہی ہم نے ٹیلیفونوں پر جماعت کے احباب کو اطلاعیں دینی شروع کر دیں کہ احباب فوری طور پر جمع ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر حاضر ہو کر التجائیں کریں۔ دیگر جماعتوں کو اس وحشتناک اطلاع کی تاروں کے مسودے لکھے جا رہے تھے کہ حضور کے لقاء الٰہی کی دردناک اطلاع نے ہماری چیخیں نکال دیں۔ کچھ سمجھائی نہ دیتا تھا کہ کدھر جائیں اور کیونکر حضور کا دیدار آخری نصیب ہوگا۔ آنکھوں سے آنسو تھمنے میں نہ آتے تھے کہ کوئی کام کریں کچھ سوچیں اور کوئی راہ نکالیں آنکھوں کے سامنے دنیا تاریک ہو گئی۔ کچھ دیر یہی حالت رہی۔ بالآخر ہمت کر کے ان احباب کو جن سے ٹیلیفون پر رابطہ پیدا کیا جا سکتا تھا۔ اس اندوہناک اطلاع کا دینا ہی تھا کہ بھاگے بھاگے جوبلی ہال آ گئے۔ اور سکتہ کی حالت میں بیٹھے سوچتے رہ گئے کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس مجمع پر ایک سکوت کا عالم طاری تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ کاش اس کو پر و بال عطا ہوتے تا وہ اڑ کر اس شمع کے گرد پہنچ جاتا جو بظاہر گل ہو گئی ہے۔ اور چند ساعتوں میں آنکھوں سے بھی اوجھل ہو جائے گی لیکن جس کی ضیاپاشیاں رہتی دنیا تک جاری رہیں گی بالآخر دل کڑا کر کے دیگر جماعتوں کو اطلاعیں دینے کے لئے ٹیلیگرام لکھنے پر مجبور ہو ہی گئے۔ کہ حضور اقدس کی سرپرستی سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع ہندوستان کی تقریباً تیس جماعتوں کو دی گئی۔

جیسے جیسے دیگر احباب کو یہ اطلاع ملتی گئی۔ احباب احمدیہ جوبلی ہال پہنچتے رہے اور رات دیر گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا چونکہ تدفین دوسرے دن یعنی ۹ر نومبر کو ہونے والی تھی۔ اس لئے مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد نے تمام افراد جماعت کے گھروں تک یہی اطلاع پہنچا دی تھی کہ ۹ر نومبر کو ۴ بجے شام سب لوگ احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہو جائیں۔ مختلف جماعتوں سے تاروں کی وصولی کا سلسلہ جاری رہا اور انہیں جواب دیئے جاتے رہے۔ حسب وعدہ ٹھیک چار بجے احمدیہ جوبلی ہال احباب جماعت بشمول بچوں مستورات سے بھر گیا محترم امیر صاحب نے سب سے پہلے عصر کی نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد ایک غیر معمولی اجلاس کے انعقاد کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نے فرمائی۔ پھر ظہور الدین صاحب نے حضور اقدس کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" کے منتخبہ اور مناسب حال اشعار سنائے۔ جب یہ احباب جماعت کے نہ صرف آنسو تھمتے تھے بلکہ درد و کرب کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ خطاب شروع فرمایا کہ اب جبکہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ثالث منتخب ہو چکے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب بیعت کے الفاظ پڑھتے رہے اور تمام احباب ان کے ساتھ الفاظ دہراتے رہے اس تجدید بیعت کے بعد دعا ہوئی۔ پھر حضور اقدس کی نماز جنازہ غائب محترم امیر صاحب نے پڑھائی سارے مجمع نے اپنی عقیدت کے آنسو آپ کے قدموں میں نچھاور کئے۔ بعد نماز محترم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نے مختصر الفاظ میں یہ بتلاتے ہوئے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی خدمتِ سلسلہ کے لئے قربان کر دی ایک قرار دادِ تعزیت پیش کی جسے سارے مجمع نے یک زبان ہو کر منظور کیا۔

اس کے بعد احباب بعد ادائی نماز مغرب بوجھل دل اور خلافتِ ثالثہ پر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی سکینتِ قلب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رخصت ہوئے۔ لیکن پھر بھی حضور کی جدائی کا غم اتنا گہرا ہے کہ تا زیست شاید ہی مندمل ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خلافتِ ثالثہ کے ساتھ گہری وابستگی اور دربارِ خلافت سے جاری ہونے والے تمام ہدایات کی پیروی اور اطاعت کی توفیق بخشے آمین یا رب العالمین۔

خاکسار
محمد عمر مبلغ سلسلہ حیدر آباد

جماعت احمدیہ شیموگہ

تعزیتی جلسہ نماز جنازہ و تجدید بیعت

مورخہ ۸ر نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سانحہ ارتحال کی غمناک اطلاع ملتے ہی فوراً بعض دوستوں کے مشورہ سے صدر صاحب نے تمام احبابِ جماعت و خواتین کو ۹ر نومبر صبح آٹھ بجے دار الفضل حاضر ہونے کی اطلاع فرمائی۔ تقریباً ۸½ بجے صبح تک تمام احمدی دوست اور خواتین کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ غائب پڑھی جو نہایت رقت آمیز تھی۔ بعدہٗ عزیز داؤد احمد صاحب سلمہٗ نے آیات استخلاف خوش الحانی سے تلاوت فرمائیں۔ قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی قیادت میں عہد ۱۹۵۹ء دہرایا گیا۔ نثار احمد صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی۔ مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال (جو اپنے دورہ کے سلسلہ میں بنگلور میں مقیم ہیں) نے حضور کی ناگہانی وفات پر اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب بی ایم بشیر احمد صاحب مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب محمد عنایت اللہ صاحب نسیم اور مولوی محمد امام صاحب نے باری باری نہایت رقت آمیز تقاریر کے ذریعہ اپنے پیارے امام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی اپنی حضور سے ملاقات اور دیگر ایمان افروز کارناموں اور واقعات کا ذکر کیا صدر صاحب کی تقریر کے بعد دوستوں نے پیغام تعزیت منظور کیا۔

آخر میں شیموگہ کے معمر دوست (۹۰ سالہ) مکرم محترم میر کلیم اللہ صاحب نے لمبی اور پُرسوز دعا کروائی جس میں بعض دوستوں پر رقت طاری ہو گئی۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع ½۱۰ بجے ختم ہوا۔ تمام احمدی دوستوں نے آج رنج و غم کے باعث اپنے تمام کاروبار بند رکھا اور ملازم پیشہ و طلباء نے بھی

حصّہ لے لی۔

مرزا عبدالرحمٰن بیگ سیکرٹری تعلیم و تربیت شیموگہ

آگرہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتا ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اخبار اور ریڈیو کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر سننی پڑی۔ جس کے لئے کان اور دل ہرگز تیار نہ تھے۔ ۔۔ حالانکہ امام موصوف کی تصانیف کے مطالعہ کا مجھے زیادہ موقع نہیں ملا۔ تاہم جس قدر اخبار یا دیگر ذرائع سے آپ کے خطبات و مضامین دیکھے۔ ان کی روشنی میں بلا مبالغہ میں کہنے کو تیار ہوں کہ حقیقتاً آپ اسلام کے حقیقی خادم مسلمانوں کے بہی خواہ۔ جماعت احمدیہ کے صحیح سرپرست تھے۔ آپ کی جدائی سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے اس کی تکمیل شاید بڑی دیر سے ہو سکے گی۔

میں اس المناک موقع پر آپ بیز کل جماعت احمدیہ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ اور بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ مرحوم و مغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ نیز جماعت کے ذمہ دار حضرات کو ان کے مشن کی تکمیل کی توفیق دے۔ والسلام

سوگوار نعیم آگرہ

قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ کنانور

کنانور ۹ر نومبر بعد نماز عشاء منعقدہ مسجد احمدیہ۔ آج کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضور ہمارے محبوب اور قابل احترام امام تھے ہم احباب جماعت اس ناقابل تلافی نقصان پر تمام دنیا کے احمدیوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غم و رنج میں برابر کے شریک ہیں۔

ہمارا احمدی بھائیوں اور افراد خاندان پاک کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکات ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس موعود بیٹے کے لئے جو دعائیں اور پیشگوئیاں فرمائی ہیں وہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے سلسلہ میں آپ کی خدمات دُنیا کی تاریخ میں ہمیشہ عزت اور احترام کے ساتھ یاد کی جائیں گی۔ اور آپ کے بیان فرمودہ راہ عمل پر چل کر ہم ہمیشہ ترقیات کرتے رہیں گے اور احمدیت ترقی کریگی۔

آج کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہونے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ موعود انتخاب پیشگوئیوں کے مطابق ہے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حضور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر لمحہ حافظ و ناصر رہے اور آپکی مدد و نصرت فرمائے۔ آمین۔

۱۸/۱۱/۶۵ امین احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کنانور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال کا

ہندوستانی اخبارات میں ذکر خیر

امام جماعت احمدیہ کی رحلت

مندرجہ عنوان کے تحت روزنامہ حقیقت لکھنؤ مجریہ ۱۰ر نومبر میں جناب ایڈیٹر صاحب مکرم انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے کا کو روی کا حسب ذیل نوٹ شائع ہوا:۔

"امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی رحلت اس اعتبار سے ایک بڑا سانحہ ہے کہ ایک بہت ہی قابل اور ممتاز ہستی برصغیر سے اُٹھ گئی۔ مذہبی اختلافات سے قطع نظر مرزا صاحب مرحوم کی ذات بہت سی صفات کی حامل تھی۔ ان کا تبحرِ علمی، حیرت انگیز ذہانت اور سیاسی فراست کا بہت سے ممتاز غیر احمدی افراد کو بھی اعتراف تھا۔ چنانچہ آج سے تقریباً تیس سال قبل مرزا صاحب مرحوم نے یو۔پی کے دورہ میں ایک روز دن بھر خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل سی بیرسٹر مرحوم کے یہاں کانپور میں بھی قیام کیا تھا۔ حافظ صاحب سے چند روز بعد جب ملاقات ہوئی۔ تو راقم السطور نے ان کو مرزا صاحب کا بہت معترف پایا۔ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ایسے قابل و فاضل اور اپنے روشن ضمیر اور عالی دماغ لیڈر اگر مسلمانوں میں چند ہی پیدا ہو جائیں تو قوم کی حالت سنبھل جائے۔ راقم السطور کو خود بھی کئی دفعہ مرزا صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دفعہ وہ ان کی غیر معمولی قابلیت، سیاسی بصیرت و فراست سے بہت متاثر ہوا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں وہ تمام جوہر تھے جو ایک بڑے قائد میں ہونا چاہیے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کی بنا پر کسی بڑی شخصیت کی اعلیٰ صفات، اور اس کی قومی خدمات کی قدر و قیمت کم کرنا لیکن بہت ہی افسوسناک کمزوری ہے اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

(روزنامہ حقیقت لکھنؤ ۱۰/۱۱/۶۵)

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا کی وفات

روزنامہ ٹریبیون انبالہ مورخہ ۹/۱۱/۶۵ میں مندرجہ عنوان سے جو خبر شائع ہوئی اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"کراچی ۸ر نومبر مرزا بشیر الدین محمود احمد امام احمدیہ مسلم جماعت آج جماعت کے مرکز ربوہ میں وفات پا گئے۔ موصوف کے دفن کرنے سے پہلے جماعت کے نئے خلیفہ (روحانی پیشوا) کا جماعت کی طرف سے انتخاب کیا جائے گا مرزا صاحب موصوف مریدین "احمدی" نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک قابل قدر شخصیت سر محمد ظفر اللہ خان ہیں جو اس وقت انٹرنیشنل عدالت کے جج اور قبل ازیں یونائیٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی کے صدر رہ چکے ہیں"

(ٹریبیون انبالہ ۹/۱۱/۶۵)

"جماعت احمدیہ پر غم کے بادل"

کٹک (اڑیسہ) کے اڑیہ زبان میں شائع ہونے والے روزنامہ "سماج کٹک" میں حضور کے فوٹو کے ساتھ مندرجہ بالا عنوان سے ایک تفصیلی نوٹ شائع ہوا جس کا اردو ترجمہ مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ سلسلہ نے ارسال فرمایا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے لیڈر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۸ تاریخ کو جماعت کے مرکز ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ آپ کی تدفین سے قبل جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد منتخب ہوئے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد کے مختصر سوانح حیات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مرزا غلام احمد صاحب کلنکی اوتار کے بڑے صاحبزادے تھے آپ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں قادیان کی سرزمین میں پیدا ہوئے اور ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء میں خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کئے گئے۔ آپ کی زندگی میں جماعت احمدیہ کو انتہائی ترقی حاصل ہوئی اور امریکہ۔ افریقہ۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ سپین۔ انڈونیشیا۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ وغیرہ دنیا کے مختلف حصوں میں احمدیہ مشن قائم ہوئے رحلت کے وقت آپ کی عمر ستتر سال کی تھی۔" (روزنامہ سماج کٹک ۱۳/۱۱/۶۵)

(مکرم مولوی محمد موسےٰ صاحب نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ اسی طرح کے نوٹ روزنامہ ماتر وکلیوچی روزنامہ تنتر۔ روزنامہ کلنگ میں شائع ہوئے ہیں۔ نیز اڑیہ زبان میں ریڈیو کے ذریعہ بھی حضور انور کی رحلت کی خبر نشر ہوئی)

امام جماعت احمدیہ کا انتقال

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے مؤقر اخبار صدق جدید لکھنؤ مجریہ ۱۹ر نومبر میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:۔

"کراچی سے خبر شائع ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ۸ر نومبر کو ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ مہینوں کیا برسوں سے سخت بیمار چلے آتے تھے اور یہ طویل اور شدید بیماری کلمہ گو کے لئے بجائے خود گناہوں کو دھونے والی اور ان کا کفارہ کر دینے والی ہے ۔۔۔ دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک ...

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹/۱۱/۶۵)

ہندوستانی جماعتوں کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر اظہارِ تعزیت

خلافتِ ثالثہ سے اظہارِ عقیدت و تجدیدِ بیعت کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ دہلی کا تعزیتی ریزولیشن

جماعت احمدیہ دہلی کا ایک اجلاس آج مورخہ ۱۱ر نومبر کو مسجد احمدیہ دریا گنج میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تعزیتی قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی رنجدہ اور افسوسناک خبر سے افراد جماعت احمدیہ دہلی کو ایک زبردست دھکا لگا اور سب پر غم کی گھٹا چھا گئی۔ طبیعت اسباب کو ماننے کے لئے تیار نہ تھی کہ ہمارا پیارا امام محبوب آقا۔ زندگی کا سہارا واقعی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے موجودہ حالات جبکہ آمد و رفت کے ذرائع مسدود ہو کر رہ گئے ہیں مزید تکلیف کا باعث ہوئے۔ کیونکہ ہم حضور کی آخری زیارت اور نماز جنازہ میں شرکت سے بھی محروم رہ گئے۔ اور قفس میں مقید پنچھی کی طرح پھڑ پھڑا کر رہ گئے اس وقت ہم سبھوں کی زبان پہ حضرت نواب مبارکہ بیگم کا یہ شعر تھا۔

بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں آپ کی مبارک روح پر نازل ہوں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند موعود خلیفہ اور مصلح موعود تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق تھے۔ ہمارا یقین ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اپنی تمام علامات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی ذات والا صفات پر پوری ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک جماعت کی نہایت ہی کامیاب قیادت فرمائی۔ حضور نے سیاہ بادلوں کی گرج میں مسندِ خلافت پر قدم رکھا اور مسندِ خلافت پہ قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ اور بے شمار تھرّاتے ہوئے سینوں کو سکینت بخشی اور خدمتِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ آپ کے عہد خلافت میں جماعت نے حیرت انگیز ترقی کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں تبلیغ کا ایک وسیع جال پھیل گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے جماعت کے اندرونی نظام کو بے حد مضبوط کر دیا۔

آپ کی رحلت جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان دھکا اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ کیونکہ اب وہ مسیحی نفس وجود ہمیں کہاں ملے گا جو اپنے انفاس قدسیہ سے احمدیت کے رگ و ریشہ میں نیا اور تازہ خون دوڑا دیتا تھا۔ دینِ قیمہ کا وہ یک خجستہ گوہر جو اپنے لبِ اعجاز نما سے قال اللہ اور قال الرسول کا پیام حق النہام سنانا تھا۔ اسے اب کہاں تلاش کریں گے۔ وہ مبارک وجود جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم تھا۔ اور ہر نازک موقع پر خدا سے خبر پاکر راہنمائی کر دیا تھا اور ان الفاظ میں سہارا دیتا تھا "گھبراؤ نہیں خدا میرے ساتھ ہے اور میری مدد کے لئے آ رہا ہے" آہ! ایسی جامع کمالات ہستی اب کہاں پیدا ہوگی۔ کسی نے سچ کہا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم اپنے حزیں اور غمگین دلوں کے ساتھ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہیں بالخصوص حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو ملکی حالات کے تقاضا کے ماتحت حضور کے آخری دیدار کے لئے ربوہ نہ پہنچ سکے

اے ہم سے رخصت ہونے والے تجھے
تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو۔ تو نے اپنے امام و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کو بھی اتنا مضبوط کر دیا کہ اب کوئی طاقت اس میں کسی قسم کا رخنہ پیدا نہیں کر سکے گی انشاء اللہ

ہم افراد جماعت احمدیہ دہلی اس خبر پر بھی اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ حضور کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ و مدظلہ العالی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثالث منتخب کیا گیا ہے اور ہم ان کے ہاتھ پر اطاعت اور اتحاد کا حلف باندھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ عظیم الشان ذمہ واری احسن رنگ میں سنبھالنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور آپ کی قیادت میں بھی جماعت دن دونی رات چوگنی ترقی کرے آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ دہلی کو جب حضرت مصلح موعود کی اندوہناک خبر موصول ہوئی تو اس خیال سے کہ ہندوستان میں بسنے والے احباب تک یہ خبر پہنچ جائے یہ کوشش کی کہ آل انڈیا ریڈیو سے یہ خبر نشر ہو جائے اس کے لئے جماعت کے نمائندے خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ و مکرم رحمت اللہ خاں صاحب شریمتی اندرا گاندھی کی کوٹھی پر پہنچے۔ آپ انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ کی وزیر ہیں وہاں پہنچ کر ان کے پی۔ اے یشپال صاحب کپور کے ذریعہ یہ اہم واقعہ اندرا جی کی خدمت میں رکھا گیا جس پر انہوں نے ۹/۱۱ کو رات کے سوا نو بجے اردو خبروں کے بلیٹن میں اس خبر کو نشر کروا دیا۔

جماعت احمدیہ دہلی ان کے اس تعاون کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

متبوسط خاکسار
بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

قرار داد تعزیت منجانب لجنہ اماء اللہ

حیدر آباد و سکندر آباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد دکن انتہائی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داغِ مفارقت دے جانے پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔

۸ر نومبر کی صبح یہ المناک خبر ہمارے لئے ناقابل برداشت تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے آگے کسی کی کچھ نہیں چل سکتی۔ اب ہم اپنے ٹوٹے دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے

ہونے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دلاسا دیتے ہیں۔

اس وقت جبکہ ہمارا قلم یہ قرار داد تحریر کر رہا ہے ہماری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور دل پر اس جدائی کی وجہ سے بجلیاں گر رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ ہی صبر دے ورنہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

وہ وجود جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی اور جس کے سر پر اللہ تعالیٰ کا سایہ تھا ہم میں سے اُٹھ گیا ہے لیکن آپ کی بابرکت ہستی نے ہمیں خلافت کی برکات سے محروم نہیں رکھا لہٰذا اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے حزیں دلوں کو تسلی دینے اور روحانی خزائن سے مالا مال کرنے کے لئے آپ کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت نوح جیسی عمر عطا فرمائے اور ہر رنگ میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تحریر کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ آپ کے درخشندہ کارنامے قیامت تک زندہ رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ ہم ممبرات لجنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ناقابل برداشت صدمے میں برابر کے شریک ہیں۔ خاص کر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد

ریزولیوشن منجانب جماعت احمدیہ راکھی

۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو مرکز قادیان سے محترم ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تار موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے یہ دردناک خبر بجلی کی طرح سب طرف پھیل گئی اور آن کی آن میں شہر و مضافات سے مرد و زن محترم الحاج سید محی الدین صاحب ایڈوکیٹ کے مکان آشیانہ میں اُفتاں و خیزاں جمع ہو گئے سب احباب نے درد و کرب کی حالت میں جنازہ غائب ادا کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کیا گیا کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وجود مبارک زندہ خدا کا زندہ ثبوت تھا وہ اُس کی رحمتوں کا نشان تھا۔ اور اُس کی قدرتوں کا ظاہر

کرنے والا تھا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب تھا اور اُس کے فضلوں کو ظاہر کرنے والا تھا۔ اور اُس کے احسانات کو لانے والا تھا۔ اور وہ فتح و ظفر کی کلید تھا وہ دنیا کی مشکلات کا حل تھا۔ وہ حیاتِ انسانی کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والا تھا اور جو زندگی کے خواہاں تھے اُنہیں موت کے پنجہ سے نجات دلانے والا تھا۔ وہ دُنیا سے غلامی کی لعنت کو دور کر کے حقیقی مساوات اور برادرانہ تعلقات اور سچی اخوت اور امن و راستی کو قائم کرنے والا تھا اُس کی دعاؤں میں غیر معمولی تاثیر تھی جو کثرت سے قبول ہوئیں اور دنیا کی بہتری کا باعث بنیں اور وہ جو سچی نفس تھا جو علوم ظاہری و باطنی سے پر تھا ایسے وجود کے لئے ہزار ہا اولیاء کرام اُس کی راہ تکتے تکتے گذر گئے۔ اور آج وہ وجود مبارک ہم سب کو مغموم و کرب و بلا کی حالت میں روتا بلکتا چھوڑ کر مالک حقیقی سے جاملا۔ حضرت حسان شاعر کا یہ شعر ہمارے دلوں کی صحیح معنوں میں ترجمانی کر رہا ہے کہ ؎

کنت السواد لناظری فعمی علی الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

جماعت احمدیہ رانچی (جملہ افراد مرد و زن چھوٹے بڑے) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وصال پر بھرے دل سے اظہارِ غم کرتی ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی رُوحِ پُر فتوح کے لئے سلام اور رحمت کا تحفہ پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کے درجات کو ہزار بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور حضور کی تمام ہدایات پر تا دم مرگ عمل پیرا رہنے کی ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔ جماعت احمدیہ رانچی شہر و مضافات کے جملہ افراد موجودہ منتخب شدہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایفائے عہد کی توفیق بخشے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ
معلم وقف جدید سلسلہ رانچی

مظفر پور بہار (۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناگہانی سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ مظفر پور آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں قلب حزیں اور چشم پرنم کے ساتھ قلبی تعزیت کا اظہار کرتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارا پیارا آقا ظاہری اعتبار سے ہم جدا ہو گیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے محبوب بندے معنوی اعتبار سے کبھی وفات نہیں پاتے بلکہ ان مقدسین کے ذریعہ سے پھیلنے والی برکات دنیا میں ہمیشہ قائم رہتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

پس حضرت اقدس کی ظاہری جدائی کی وجہ سے ساری آنکھوں میں آنسو اور قلوب میں غم و حزن کی ہزیں اُٹھ رہی ہیں لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس "رحمت کے نشان" المصلح الموعود اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے والے مقدس "محمود" کے ذریعہ سے تمام قابلِ ذکر ممالک میں جو برکات پھیل گئی ہیں۔ وہ ہمیشہ نکتہ عروج کی سمت محو پرواز رہیں گی اور خدا تعالیٰ کی وہ ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں گی جن کی اطلاع خدا تعالیٰ کی طرف سے خدا تعالیٰ کے مقدس میسکار مصلح موعود دے چکے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق غیر معمولی حالات میں جماعت کی ترقی کے سامان مہیا فرماتا رہا ہے۔ اور تمام تاریخ احمدیت اس پر شاہد ناطق ہے۔

بالآخر ایک بار پھر ہم اپنے واجب الاحترام بزرگان بلکہ برادران بھائی سے قلبی تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں اور عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمادے جن مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے دورِ حاضرہ میں اللہ تعالیٰ نے نہایت عظیم الشان نشان مصلح موعود کا ظاہر فرمایا۔ اور اسلام کی صداقت کے لئے اکنافِ عالم پر اتمام حجت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافتِ ثالثہ کی زیر قیادت روحانی فتح اور نصرت کے عظیم الشان نشان دکھلا دے اور پوری پوری اطاعت کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے "محمودؓ" اور ہمارے آقا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں اعلیٰ علیین میں مقام جنت عطا فرمادے۔ اللّٰھم آمین یا رب ہم م۔ العالمین۔

خاکسار
(ڈاکٹر) سید منصور احمد
صدر جماعت احمدیہ مظفر پور۔
۶۵-۱۱-۱۳ بہار

نوٹ:۔ جماعت احمدیہ مظفر پور نے حضرت اقدس کی نماز جنازہ غیب ۱۹ر نومبر کو دو بجے احمدیہ مسلم مشن میں ادا کی اور بیعت خلافت ثالثہ بھی اسی موقعہ پر لیکر تحریر کی گئی۔

روٹری کلب بٹالہ میں

جناب عبدالستار صاحب سوکیا آف ماریشس کی دلچسپ تقریر

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بٹالہ کی روٹری کلب کے رکن ہیں۔ روٹری کلب کی خواہش پر مکرم عبدالستار صاحب سوکیا کی تقریر کلب میں ۱۸ر نومبر کی شام کو رکھی گئی۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ صاحب اپنے ہمراہ بطور مہمان محترم سوکیا صاحب کے علاوہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (محاسب) و مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر کو بھی لے گئے تھے۔ تقریر سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے حسب طریق انگریزی میں معزز مقرر کا تعارف کرایا۔ اور پھر محترم سوکیا صاحب نے حسب پروگرام جزیرہ ماریشس کے حالات بیان کرنے سے قبل بتایا کہ میں اور میری اہلیہ دونوں سرکاری ملازم ہیں۔ میں ایک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر ہوں۔ ہمیں سرکاری خرچ پر انگلستان تک سفر کرنے کی سہولت ملتی ہے۔ لیکن چونکہ ہم احمدی ہونے کی وجہ سے مذہبی طرز کے لوگ ہیں اس لئے انگلستان وغیرہ کی سیر کی بجائے ہم نے پہلے ہندوستان میں زیارت قادیان کرنے اور بعد ازاں ربوہ جانے اور پھر مکہ شریف میں حج کرنے اور پھر مدینہ منورہ کی زیارت کرنے کا پروگرام بنایا۔ میں قادیان پہنچا تو حضرت امام جماعت احمدیہؓ کی وفات کی افسوسناک خبر ملی۔ جمعہ کے روز بٹالہ سے آپ جناب محترم صاحبزادہ صاحب سے تعزیت کے اظہار کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اس دستِ تجلی نے میرے دل پر گہرا اثر ہے اور میں اپنے وطن جا کر بھی آپ کی اس وسعتِ قلبی کا ضرور ذکر کروں گا۔ اور یہ بھی ذکر کیا کہ میں آپ لوگوں سے زیادہ ہندوستان پر حق رکھتا ہوں۔ کیونکہ جسمانی طور پر میرے آباء بہار کے باشندے تھے۔ اور روحانی طور پر بھی میں ہندوستان میں قادیان سے وابستہ ہوں۔

پھر آپ نے وہاں کی آبادی۔ تمدن۔ تعلیم۔ رسوم۔ اقتصادی خوشحالی اور وہاں کی پیداوار اور صنعتی متوقع ترقی۔ اور اسمبلی اور اخبارات و رسائل اور کھیلوں کے مقابلوں کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ۷½ لاکھ کی آبادی میں سے ۳½ لاکھ ہندو ہیں۔ اور شورانزی۔ دیوالی ہولی کے تہواروں پر بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے تہواروں کی طرح سرکاری تعطیلات ہوتی ہیں۔ اور وہاں کسی قسم کا تعصب اور فرقہ وارانہ اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر طرح قومی یکجہتی اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ اور ہندو افراد بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور یہ جزیرہ قابلِ رشک طور پر ترقی کر رہا ہے۔ اور آخر پر کہا کہ چونکہ ماریشس چھوٹا ہندوستان ہے اور یہیں کی نسلیں وہاں آباد ہیں۔ اس لئے میں آپ دوستوں کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ وہاں تشریف لاسکیں تو ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔ اور قریب تک یہیں سے گھی۔ چاول اور مصالحہ وہاں درآمد ہوتے تھے۔

آپ کی تقریر کے اختتام پر بٹالہ کے معروف مالک کارخانہ جناب خیراتی رام صاحب سرین (صدر کانگرس) نے دلچسپ اور پُر معلومات تقریر کے لئے محترم مقرر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ جبکہ وہ ساڑھے سات لاکھ کی آبادی کے جزیرہ سے پینتالیس کروڑ آبادی کے ایک نہایت وسیع ملک میں آئے ہیں تو اس کے اکناف کی سیر کریں تا ملک کی ترقی کے علاوہ جمہوریت کی ترقی کا مشاہدہ کر سکیں۔ ہم میں سے جسے موقعہ ملے گا وہ ضرور ماریشس آئے گا۔

پرنسپل صاحب کی تقریر کے بعد پروفیسر صاحبان نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ روٹری کلب میں جانے سے پہلے ان کے کلب میں بھی جناب سوکیا صاحب آئیں۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب مع رفقاء وہاں گئے۔ کلب میں پرنسپل پروفیسر و لیڈی پروفیسر اور بھارتی پروفیسر کھیل کے لئے جمع تھے۔ انفرادی طور پر اسلام اور عیسائیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سے قبل اس کی سو فی صدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تاحال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدیداران مال کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بقیہ چند روز کے اندر اندر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی ہو جائے اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس کے ذمہ یہ چندہ بقایا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو جلد از جلد اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

اکثر جماعتوں کی طرف سے مرکز کے مختلف صیغہ جات سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ موجودہ حالات میں جلسہ سالانہ پر مستورات کو ہمراہ لایا جا سکتا ہے یا نہیں سفر میں کسی قسم کی دقت کا امکان تو نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں حالات بالکل نارمل اور پرسکون ہیں۔ اور اسی طرح راستہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف کا بالکل امکان نہیں ہے۔ اس لئے بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے مستورات کے ہمراہ سفر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اعلان کروایا جا چکا ہے۔ امسال دوست زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوں کیونکہ یہ خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد سب سے پہلا جلسہ سالانہ ہے اور تاریخی لحاظ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔

اگرچہ موجودہ حالات میں قادیان تک کے سفر میں کسی قسم کی پریشانی کا امکان نہیں ہے تاہم نظارت ہذا نے صوبائی حکام و پولیس افسران سے درخواست کی ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے تشریف لانے والے احمدی احباب جب پنجاب کی حدود میں داخل ہوں تو بڑے بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر ان کی سہولت کے لئے انتظام فرمایا جائے اور ایسے اسٹیشنوں پر متعین پولیس اور سول کرم چاریوں کو ہدایت فرمائی جائے کہ ان احمدی احباب کے سفر میں کسی قسم کی مشکل اور رکاوٹ پیدا نہ کریں جالندھر اور امرتسر ریلوے اسٹیشنوں پر اپنے مہمانوں کی ہر طرح خدمت کے لئے خدام بھی موجود ہوں گے۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے تشریف لانے والے جملہ بھائیوں اور بہنوں کا اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہے اور انہیں اپنے فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

زکوٰۃ کی اہمیت

(۱) زکوٰۃ اُن پانچ ارکان میں سے ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

(۲) زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ کرتی ہے

(۳) زکوٰۃ کی ادائیگی دین میں ایسی ہی لازمی قرار دی گئی ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳)

باپ بیٹے دو جواں مردوں کا روشن زمانہ تو اب تک دُنیا دیکھ چکی اب ازمی کی تقدیر تیسرے کو میدان میں لے آئی ہے۔ اسی کی قدرت نے سب سے پہلے جماعت کے دلوں کو اسی جوہر قابل کی طرف پھیر دیا۔ اور سب نے شرح صدر کے ساتھ اسے اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کیا اور خلیفۃ المسیح الثالث کے طور پر آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی تجدید کی اور اپنے تئیں بیچ دیا۔!! خدا تعالیٰ اس عہد کو کما حقہٗ پورا کرنے اور تا دم آخر اس پر قائم رہنے اور ہر قسم کی دینی خدمات بجا لانے کی سبھی کو توفیق دیتا چلا جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کی قیادت میں اسلام و احمدیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی اور سربلندی بخشے اور پیش آمدہ مشکلات کو آسان کر دے

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

خلافت سے وابستگی کا عہد

آخر میں میں کہتا ہوں کہ ہم خلافت کا جؤا قبول کر چکے ہیں۔ اس بارہ میں کسی تردد کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہم دامن خلافت کو مضبوطی سے ہمیشہ پکڑے رہیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

تقریر کے اختتام پر صاحب صدر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے محترم مقرر سے درخواست کی کہ تمام احباب کی طرف سے جماعت ماریشس کو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچا دیں۔ اس ایمان افروز تقریر کے آخر پر محترم مولوی الہ دین صاحب شاہد (مبلغ ماریشس) نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

۴۔ اور ہمارے رستے میں حائل ہونے والی روکوں کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ اور وہ دن جلد لائے جبکہ ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کو روحانی غلبہ حاصل ہو اور سب لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

مورخہ 25-11-65 · ہفت روزہ بدر قادیان رجسٹرڈ نمبر ایل 67 · 25-11-65

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ـ و ـ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ: تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملیگی ـ اور ـ تیرے پاس لوگ کثرت سے آئیں گے

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا چوہترواں

جلسہ سالانہ

بتاریخ:-

۱۱ ـ ۱۲ ـ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء ـ بروز ـ ہفتہ ـ اتوار ـ سوموار

تحقیقِ حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنیکا

(بہترین و نادر موقعہ)

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

مقام اجتماع

محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء (اردو دان) خطاب فرمائیں گے

۱ ـ ہستی باری تعالےٰ
۲ ـ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳ ـ اسلام اور انٹرنیشنلزم
۴ ـ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۵ ـ اسلام کی اخلاقی تعلیم
۶ ـ اسلام کی امتیازی خصوصیات
۷ ـ اسلام اور امن عالم
۸ ـ قومی اور ملکی اتحاد و یکجہتی
۹ ـ اسلام اور خدمت خلق
۱۰ ـ صداقت احمدیت
۱۱ ـ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و ملفوظات سے چیدہ چیدہ اقتباسات
۱۲ ـ اسلام و مسلمانوں کے متعلق مروجہ دور کی غلط فہمیوں کا ازالہ
۱۳ ـ احباب جماعت کی ذمہ داریاں
۱۴ ـ فلسفہ احکام شریعت
۱۵ ـ جماعت احمدیہ کی تحریکات (تحریک جدید ـ وقف جدید)
۱۶ ـ جدید مذہبی تحریکات اور احمدیت
۱۷ ـ ذکر حبیب

نوٹ:- (۱) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی (۲) ہمارا جلسہ سالانہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں (۳) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں (۴) مردانہ جلسگاہ کا پروگرام زنانہ جلسگاہ میں سنا جائیگا البتہ پہلے دن عورتوں کا الگ پروگرام ہوگا

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب